سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوریؒ

مکاتیب بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

از حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

قاہرہ

بروز منگل

۲۲/ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

۱۵/۶/۱۹۷۱ء

سيدي ومولاي أدامكم الله بالصحة والعافية!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا والا نامہ باعثِ شرف ہوا، آنکھوں کی ٹھنڈک اور اطمینانِ قلب کا سبب بنا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مدرسہ (آپ کی مشفقانہ وکریمانہ تعبیر کے مطابق: ہمارا مدرسہ) علمی وروحانی اعتبار سے آگے بڑھ رہا ہے، اور الحمدللہ اہلِ علم واہلِ قلوب کا مرکز بن چکا ہے، یہ اللہ کا فضل اور اس کے مؤسّس حفظہ اللہ کے اخلاص کی برکت ہے۔ مسرت ہوئی کہ عارف باللہ شیخ عبدالعزیز (رائے پوری) حفظہ اللہ [1] مدرسہ میں تشریف لائے اور کئی اساتذہ ان سے بیعت ہوئے، اللہ تعالیٰ ایسے حضرات کو بڑھائے، ان کے اور میرے علم، روحانیت اور اخلاق میں اضافہ فرمائے؛ تاکہ مدرسہ منبعِ علوم ومعارف بن جائے۔

سيدي! ناقص کتابوں کی فہرستیں ''المجلس الأعلى للشؤون الإسلامية''(۲) کو پیش کردی ہیں؛ تاکہ انہیں اشاعت کے وقت بقیہ اَجزاء ارسال کرنے میں سہولت ہو، اور انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ جب طباعت ہوگی تو ان شاء اللہ بھیج دیں گے۔

آپ نے مجلس (المجلس الأعلىٰ) اور دار التصنیف (جامعہ) میں معاہدے کے بارے میں دریافت فرمایا تھا اور کیا مجلس سے مصحف کے متعلق کچھ چھپا ہے یا نہیں؟ ان کا کہنا ہے کہ (اس موضوع پر) مجلس سے کچھ نہیں چھپا، لیکن آپ دار التصنیف کو لکھ دیجیے کہ ہم اپنے معاہدے پر قائم ہیں، جب دار التصنیف طباعت کے لیے کوئی کتاب بھیجے گا (خط میں اس کی صراحت ہونی چاہیے) تو ہم وہ کتاب نگران کمیٹی (لجنة الإشراف) کو پیش کریں گے اور کمیٹی کی موافقت کے بعد اسے شائع کریں گے، اور دار التصنیف کو بھی (نسخوں کی) مطلوبہ تعداد بھیج دیں گے۔

رہا سندوں اور مناہج (نصابات) کے معادلہ کا مسئلہ تو یہ کام آئندہ ماہ مکمل ہوجائے گا، ان شاء اللہ! اسی ماہ پورا ہوجاتا، لیکن جامعہ ازہر میں سالانہ امتحانات شروع ہوگئے، کمیٹی کے ممبران امتحانات کی نگرانی میں مشغول ہوگئے، اور مجلسِ مشاورت امتحانات کے بعد تک مؤخر ہوگئی۔

میں نے متعدد موضوعات پر ڈاکٹریٹ کے مقالات کا مطالعہ شروع کردیا ہے، تاکہ اسلوب پہچان لوں، اور موضوع کی خُطہ سازی میں استفادہ کروں۔ نیز ازہر کے مشائخ سے ملاقات کی کوشش کررہا ہوں، لیکن یہ حضرات ان دنوں ملکی دستور کے مسئلہ میں مصروف ہیں، خاص طور پر ان کے الفاظ کے مطابق ''اخلاقیات'' میں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں اس کام کی توفیق بخشے جس میں دنیا وآخرت کی خیر ہو۔

پچھلے دنوں قاہرہ میں جو واقعہ پیش آیا، اس کی حقیقت وہی ہے جو (مصر کے) صدر صاحب نے بیان کی اور اخبارات نے شائع کی ہے۔ تخریبی خیالات کے حامل ایک گروہ نے حکومت پر قبضہ کی خفیہ سازش کی تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے ساتھ خیر کا معاملہ فرمایا، اور ان کی سازش اور عزائم کی حقیقت قبل از وقت کھول دی، ان لوگوں کو گرفتار کرلیا گیا، اب کیس دائر ہوچکا ہے، قوم نے بھی سکھ کا سانس لیا، گویا ان کے پاؤں کی بیڑیاں کھل گئیں؛ کیونکہ ان لوگوں نے قوم کی آزادی سلب کررکھی تھی، ان کے متعلق من مانے اقدامات کرتے تھے، گویا صدر صاحب کے الفاظ میں: ریاست میں ایک دوسری ریاست تھی۔ ان صدر صاحب کو ہم مخلص مومن اور بہی خواہ سمجھتے ہیں، اور ان سے بہت اُمیدیں ہیں، اللہ تعالیٰ سے ان کی توفیق ودرستی کے لیے دعا گو ہیں۔

شیخ عبد المنعم (۳) کو آپ کی کتاب ''نفحة العنبر'' پہنچ گئی ہے، وہ آپ کا بہت شکریہ ادا کر

رہے تھے، اور شکریہ میں تاخیر پر معذرت خواہ تھے۔ جب سے وہ سفر پر گئے بیمار رہے، کراچی میں بھی علیل تھے، کافی عرصہ بعد ادارے میں تشریف لائے، اب بھی بیمار ہیں۔ انہوں نے مولانا ابوالکلام آزاد کی تفسیر میں ''اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا الآیة'' (البقرۃ: ۶۲) اور دیگر متعدد آیات مثلاً ''لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ...'' (البقرۃ: ۲۸۵) کا تقابلی مطالعہ کیا، لیکن (اس تناظر میں) مولانا آزاد پر آپ کی تنقید سمجھ نہیں پائے۔ اگر میں بھول نہیں رہا تو شاید آپ نے ایک بار ذکر کیا تھا کہ آپ کے اور مولانا آزاد کے درمیان علمی مسائل میں مراسلت ہوئی تھی، اگر آپ از راہِ کرم اس کا حاصل بتادیں تو یہ بحث زیادہ واضح ہوجائے گی۔ (۴)

ڈاکٹر محمد توفیق عویضہ (۵) اور مجلس میں ان کے رفقاء آپ کو انتہائی تعظیم اور قدردانی کے ساتھ دلی سلام پیش کررہے ہیں، مجھے ان کی جانب سے کامل توجہ اور راحت حاصل ہے، کاش کہ ازہر کی منتظمہ بھی مجلس کی انتظامیہ کی مانند ہوتی۔

لندن سے سید عبد المعید کا خط موصول ہوا ہے، وہ نائیجریا سے سفر پر نکل چکے ہیں، اس وقت اندلس (اسپین) سے گزررہے ہیں، (اندلس میں مسلمانوں کے) ان آثار کے مشاہدے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اقبال کے اشعار دہرا رہے تھے۔ اب وہ بعض یورپی ممالک کی سیاحت کررہے ہیں، پھر سعودیہ وعراق کے راستے پاکستان لوٹیں گے، اور شاید جدہ جاتے ہوئے قاہرہ سے ان کا گزر ہوگا۔

ٹکٹ کی رقم پیش کرنے میں کوتاہی پر معذرت خواہ ہوں، مجھ سے غلطی ہوئی، نہ معلوم کیسے ہوگئی، جبکہ میں آپ کی کریمانہ توجہات میں ڈوبا ہوا ہوں! وجہ یہ ہوئی کہ قاہرہ میں آپ کی بابرکت موجودگی کے دنوں میں کاغذات کو اچھی طرح نہ دیکھا، آپ کی روانگی کے بعد جب دیکھا تو افسوس ہوا اور اپنی کوتاہی پر حتیٰ کہ آپ کا شکریہ بھی ادا نہ کرنے پر شرمندگی ہوئی۔ بہرحال آپ کے کریمانہ اخلاق کی بنا پر درگزر کی اُمید ہے، آپ نے ہمیشہ سے ہمیں بھی اسی رویہ کا عادی بنایا ہے، اور عفو ودرگزر تو شرفاء کا شیوہ ہے،، جزاكم الله عني كل خير۔ وطن میں خاندان اور اہلِ خانہ بھی آپ کے شکرگزار ہیں، دلوں کی گہرائی سے آپ کے لیے دعاگو ہیں، اور انتہائی احترام سے آپ کی خدمت میں سلام کہتے ہیں۔

محترم آغا جی (مولانا محمد زکریا بنوری رحمہ اللہ) کو میرا اسلام اور دعاؤں کی درخواست! اساتذہ کرام، بھائی محمد سلّمہ اور مولانا محمد طاسین کو بھی سلام، حاجی داود وحاجی عبد المجید صاحبان کو دلی سلام اور ان کے بچوں کی شادی پر قلبی مبارک باد۔ عارف باللہ شیخ عبد العزیز مدرسہ میں موجود ہوں تو ان کی خدمت میں سلام اور دعاؤں کی درخواست۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کی دعاؤں کا طلب گار

عبدالرزاق

نوٹ: یہ خط عربی سے اردو میں منتقل کیا گیا ہے۔

حواشی

۱- حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ ‘ حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی نواسے اور خانقاہ رائے پور کے تیسرے مسند نشین تھے، ان کی ولادت ۱۰/ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۶/ جولائی ۱۹۰۵ء بروز جمعہ کو ہوئی۔ مظاہرِ علوم سہارن پور میں تعلیم پائی، ۱۹۲۴ء میں تعلیم سے فراغت حاصل کی۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ اونچی خاندانی نسبت کے باوجود نصف صدی کے لگ بھگ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خادم کی حیثیت سے خانقاہ کے اُمور انجام دیتے رہے۔ اور حضرت کے وصال (۱۹۶۲ء) کے بعد خانقاہ کا نظم سنبھالا، تیس برس تک مسند نشیں رہے۔ علمی و فکری اعتبار سے اکابرِ دیوبند کے منہج پر گامزن تھے۔ والد ماجد حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گہرے مراسم تھے اور اس تعلق کے ناطے جامعہ میں ان کی آمد و رفت اور قیام کا سلسلہ رہا۔ ۳/ جون ۱۹۹۲ء کو سفرِ آخرت پر روانہ ہوئے، اور رائے پور میں اپنے نانا حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں تدفین عمل میں آئی۔ دیکھیے: بزرگانِ رائے پور از مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی، شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ فیض ہدایت، رائے پور، ضلع سہارن پور، انڈیا۔

۲- مصر کی وزارتِ اوقاف کے تابع ایک علمی و تحقیقی ادارہ۔

۳- جامعہ ازہر کے سابق استاذ اور ’’مرکز الدراسات الإسلامية‘‘ (جامعہ ازہر) کے سابق رئیس، حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ ۱۶/ اگست ۲۰۱۶ء کو ۸۴ برس کی عمر میں راہیِ سفرِ آخرت ہوئے۔

۴- والد ماجد حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ’’يتيمة البيان في شيء من علوم القرآن‘‘ میں مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی تفسیر پر علمی نقد کیا گیا ہے، اسی جانب اشارہ ہے، تفصیل کے لیے اصل کتاب ’’يتيمة البيان‘‘ (شائع شدہ از مجلس دعوت و تحقیق) یا اس کا اردو ترجمہ ’’اصولِ تفسیر و علومِ قرآن‘‘ (شائع شدہ از مکتبہ بینات) ملاحظہ فرمائیے۔

۵- ’’المجلس الأعلى للشؤون الإسلامية‘‘ (مصر) کے بانی، مصر کے سابق وزیرِ مملکت، اور متعدد اداروں میں مختلف مناصب پر فائز رہے۔ ۳/ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۳/ جنوری ۲۰۱۵ء کو وفات پائی۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....